بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ فون ۴۴۹

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۱۳ رجب ۱۳۹۹ھ ۔ ۹ احسان ۱۳۵۸ ہش ۔ ۹ جون ۱۹۷۹ء	نمبر ۱۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ احسان (جون)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو ہر طرح صحت و عافیت سے رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۸ احسان (جون)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے بنی نوعِ انسان کے ساتھ خیر خواہی کرنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے واضح فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی استعدادِ خیر خواہی میں بڑی وسعت ہے آپ کی خیر خواہی نے انسان کے ہر شعبہ زندگی کا اور ہر خطۂ ارض کا احاطہ کیا ہوا ہے اور اس کے مطابق آپ نے بڑی ہی حسین تعلیم دی ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ظلم اور فساد سے بچتے ہوئے ظلم اور فساد کو روکنے کی کوشش کرو۔ آپ نے ظلم اور فساد کو روکنے کے لئے خود ظلم اور فساد کا طریق اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے اور تعلیم یہ دی ہے کہ جب مادی کوششوں اور ذرائع کے نتائج اچھے نکلتے نظر نہ آئیں تو روحانی ذرائع اختیار کرو یعنی اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ وہ نوعِ انسان کو عقل اور سمجھ عطا کرے کہ وہ ظلم اور فساد کی راہوں سے بچیں اور امن و سلامتی کی راہوں پر گامزن ہوں۔

حضور نے فرمایا آج کی دنیا میں ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ انسان، انسان سے پیار نہیں کر رہا بلکہ انسان، انسان سے برسرِ پیکار ہے۔ کہیں سفید فام سیاہ فام سے لڑ رہے ہیں، کہیں خود سفید فاموں کے مابین لڑائی ہو رہی ہے اور کہیں خود سیاہ فام ہی آپس میں ایک دوسرے سے الجھے ہوئے ہیں۔ الغرض آج کی دنیا میں انسان، انسان کے لئے سکھ کی بجائے دکھ پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ہم احمدی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوتے ہیں بنی نوع انسان کے اس دکھ کو ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں رکھتے اور جہاں ہمارے اندر ہاتھ سے روکنے کی اہلیت ہو وہاں ہم اسے اس لئے استعمال نہیں کرتے کہ اس کے نتیجہ میں مزید فساد کی صورت پیدا نہ ہو۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ انسان کو عقل عطا کرے تا انسان، انسان سے پیار کرنے لگے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے لگے۔ موجودہ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم دردمندانہ دعاؤں سے بنی نوع انسان کی خدمت کریں۔ (باقی صفحہ پر)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

خدا نے مجھے قرآن کے خزائن مدفونہ ظاہر کرنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے

میں قلمی اسلحہ پہن کر سائنس اور علمی ترقی کے میدان میں اسلام کی روحانی شجاعت کا کرشمہ دکھلاؤں گا

ارشادِ باری تعالیٰ

اِنَّہٗ لَقُرْاٰنٌ کَرِیْمٌ ۙ فِیْ کِتٰبٍ مَّکْنُوْنٍ ۙ (الواقعہ آیت ۷۸، ۷۹)

ترجمہ:- یقیناً یہ قرآن بڑی عظمت والا ہے (اور) ایک چھپی ہوئی کتاب میں موجود ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّھَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔ (بخاری)

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ" (اپنے دقائق و معارف اور فضیلت کی وجہ سے) تہائی قرآن کے برابر ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدانِ کارزار میں اتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔ میں کب اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اس کے دین کی عزت ظاہر ہو۔ میں نے ایک وقت ان اعتراضات اور حملات کو شمار کیا تھا جو اسلام پر ہمارے مخالفین نے کئے ہیں تو ان کی تعداد میرے خیال اور اندازہ میں تین ہزار ہوئی تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ اب تو تعداد اور بھی بڑھ گئی ہو گی۔ ...... ان اعتراضات کی تہہ میں دراصل بہت ہی نادر صداقتیں موجود ہیں جو عدم بصیرت کی وجہ سے معترضین کو دکھائی نہیں دیں اور درحقیقت یہ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ جہاں نابینا معترض آکر اٹکا ہے وہیں حقائق و معارف کا مخفی خزانہ رکھا ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو ان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے اس سے ان کو پاک صاف کروں۔ خدا تعالیٰ کی غیرت اس وقت بڑے جوش میں ہے کہ قرآن شریف کی عزت کو ہر ایک خبیث دشمن کے داغِ اعتراض سے منزہ و مقدس کرے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۶۱)

پبلشر:- مسعود احمد ۔ ایڈیٹر:- سید عبدالحی ۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ **الفضل** ربوہ

۱۳ رجب ۱۳۹۹ھ

۹ احسان ۱۳۵۸ہش

۹ جون ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان کو کامل کرنے والی ایک اہم صفت

ہم گزشتہ شمارہ میں قرآنِ مجید کی رُو سے اِس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ مامورینِ الٰہی کی اپنے مشن میں کامیابی کا راز اِس امر میں ہوتا ہے کہ ان کے دل میں نوعِ انسانی کی ہمدردی اور غمخواری کا جذبہ اپنے اَوجِ کمال کو پہنچا ہوا ہوتا ہے۔ اِس جذبہ کے تحت وہ نوعِ انسانی کی ہدایت یابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور درد وسوز سے دعائیں کرتے ہیں اور ان کی یہ مقبول دعائیں ہی لوگوں کے اندر انقلاب برپا کرنے اور انہیں ہدایت کی طرف لانے کا موجب بنتی ہیں۔

ہمدردیٔ نوعِ انسان کا سب سے اعلیٰ و افضل اور بے مثال نمونہ افضل الرسل خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا۔ چنانچہ آنحضورؐ کے عظیم روحانی فرزند سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس بے مثال نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"نبی کا آنا ضروری ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ قوتِ قدسی ہوتی ہے اور اس کے دل میں لوگوں کی ہمدردی، نفع رسانی اور عام خیر خواہی کا ایسا بے تاب کرنے والا جوش ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ یعنی کیا تُو اپنی جان کو ہلاک کر دے گا اِس خیال سے کہ وہ مومن نہیں ہوتے ... انبیاء کے دل کی بناوٹ بالکل ہمدردی ہی ہوتی ہے اور پھر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو جامع جمیع کمالاتِ نبوت تھے آپ میں یہ ہمدردی کمال درجہ پر تھی۔"

(الحکم جلد ۴ نمبر ۱۶۔ تقریر اواخر اپریل ۱۹۰۰ء)

خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب اِس آخری زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اِس لئے آپؑ کے اندر بھی مخلوق کی ہمدردی و غمخواری کا جذبہ بدرجہ اتم پایا جاتا تھا۔ چنانچہ آپؑ نے اِس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ و اکمل نمونہ کو پھر زندہ کر دکھایا اور ایک دُنیا کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

بدل دردیکہ دارم از برائے طالبانِ حق ٭ نمے گردد بیاں آں درد از تقریر کوتاہم
دل و جانم چناں مستغرق اندر فکرِ اوشاں است ٭ کہ نے از دل خبر دارم نہ از جانِ خود آگاہم
بدیں شادم کہ غم از بہرِ مخلوقِ خدا دارم ٭ ازیں در لذتم کز دردمے خیزد زِ دل آہم
مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمتِ خلق است ٭ ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم
نہ من از خود نہم در کوچۂ پند و نصیحت پا ٭ کہ ہمدردی برد آنجا بجبر و زور و اکراہم
غمِ خلقِ خدا صرف از زباں خوردن چہ کارست ایں ٭ گرش صد جاں بپیادرم ہنوزش عذر میخواہم

(براہین احمدیہ حصہ دوم ص ۸۵، ص ۸۶ مطبوعہ ۱۸۸۰ء)

(یعنی طالبانِ حق کے لئے میرے دل میں جو درد ہے اسے میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ میری جان اور میرا دل لوگوں کی فکر میں اِس درجہ مستغرق ہے کہ مجھے نہ اپنے دل کی کچھ خبر ہے اور نہ اپنی جان کا ہی کچھ ہوش ہے۔ مَیں تو اِس بات پر ہی خوش ہوں کہ مخلوق کا غم رکھتا ہوں اور اس کے باعث میرے دل سے جو آہ نکلتی ہے اسی میں مَیں مگن ہوں۔ میرا مقصود و مطلوب اور میری خواہش یہی ہے کہ خدمتِ خلق کرتا رہوں، یہی میرا کام ہے، یہی میری ذمہ داری ہے اور یہی میرا طریق ہے۔ مَیں نے اپنی خواہش سے پند و نصیحت کے کوچہ میں قدم نہیں رکھا بلکہ مخلوق کی ہمدردی زبردستی مجھے کھینچے لئے جا رہی ہے۔ صرف زبان سے خلقِ خدا کے غم کھانے کا تذکرہ بے فائدہ ہے اگر اس کے لئے سو جانیں بھی فدا کر دوں تب بھی معذرت ہی کروں گا کہ مَیں کچھ نہیں کر سکا)

مخلوقِ خدا کی ہمدردی کا یہ بے پناہ جذبہ ہی تھا کہ آپؑ نے ان کی ہدایت یابی کے لئے کوششیں بروئے کار لانے اور درد و سوز سے دعائیں کرنے میں دن رات ایک کر دکھایا اور طالبانِ حق آپؑ کی طرف دیوانہ وار کھنچے چلے آئے اور ایسے ہمدردوں کی مخلص اور فدائی جماعت معرضِ وجود میں آئی کہ جس کے افراد غریبوں کی پناہ اور یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن گئے اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کے لئے تیار ہو گئے حتیٰ کہ محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آنے لگا۔

مخلوقِ خدا کی ہمدردی کا یہی جذبۂ بے پناہ خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے جماعتِ احمدیہ کے ایثار پیشہ افراد میں فزوں سے فزوں تر ہوتا چلا آ رہا ہے اور اسے اسلام کو ساری دُنیا میں پھیلانے کی توفیق ملتی چلی آ رہی ہے۔ اب چونکہ غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں حصہ لینے اور اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کے لئے ہمارے اندر محبتِ الٰہی کے علاوہ ہمدردیٔ خلق کے جذبہ کا موجزن ہونا اور ہمیشہ موجزن رہنا از بس ضروری ہے اِس لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس امر پر بہت زور دیا ہے کہ ہم اپنے اندر اِس جذبہ کو کبھی سرد نہ پڑنے دیں بلکہ اِسے فزوں سے فزوں تر کرتے چلے جائیں۔ اِس ضمن میں حضورؑ نے ہمدردی کی تین قسمیں بیان فرما کر تینوں قسم کی ہمدردی کا پُر جوش مظاہرہ کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ ہم حضور علیہ السلام کے ایک ارشاد پر جس میں حضورؑ نے علی الخصوص ہمدردی کی تیسری قسم دعا کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے اپنی اِن معروضات کو ختم کرتے ہیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو ہمدردی تین قسم کی ہوتی ہے اوّل جسمانی، دوم مالی، تیسری قسم ہمدردی کی دعا ہے جس میں نہ زر ہوتا ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے۔ اور اِس کا فیض بہت ہی وسیع ہے کیونکہ جسمانی ہمدردی تو اس صورت میں ہی انسان کر سکتا ہے جبکہ اس میں طاقت بھی ہو۔ مثلاً ایک ناتواں مجروح مسکین اگر کہیں پڑا تڑپتا ہو تو کوئی شخص جس میں خود طاقت اور توانائی نہیں ہے کب اس کو اٹھا کر مدد دے سکتا ہے۔ اِسی طرح پر اگر کوئی بیکس و بے بس بے سرو سامان انسان بھوک سے پریشان ہو تو جب تک مال نہ ہو اس کی ہمدردی کیونکر ہو گی۔ مگر دعا کے ساتھ ہمدردی ایک ایسی ہمدردی ہے کہ نہ اُس کے واسطے کسی مال کی ضرورت ہے اور نہ کسی طاقت کی حاجت بلکہ جب تک انسان، انسان ہے وہ دوسرے کے لئے دعا کر سکتا ہے اور اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اِس ہمدردی کا فیض بہت وسیع ہے۔ اور اگر کوئی اِس ہمدردی سے کام نہ لے تو سمجھو کہ وہ بہت ہی بڑا بدنصیب ہے۔

مَیں نے کہا ہے کہ مالی اور جسمانی ہمدردی میں انسان مجبور ہوتا ہے مگر دعا کے ساتھ ہمدردی میں مجبور نہیں ہوتا۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعا میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے۔ جس قدر دعا وسیع ہو گی اُسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہو گا۔ اور دعا میں جس قدر بخل کرے گا اُسی قدر اللہ تعالیٰ کے قُرب سے دُور ہوتا جاوے گا۔ اور اصل تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے عطیہ کو جو بہت ہی وسیع ہے جو شخص محدود کرتا ہے اس کا ایمان بھی کمزور ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم ص ۴۳، ص ۴۴)

اِسی طرح حضور علیہ السلام نے مخلوقِ خدا کے ساتھ ہمدردی کو ایمان کا دوسرا جزء قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

"ابنائے جنس اور مخلوقِ خدا کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے جو ایمان کا دوسرا جزء ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔"

(ملفوظات جلد دوم ص ۹۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کا مختصر تعارف

(مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم۔اے امیر جماعت احمدیہ و مبلغ انچارج جزائر فیجی)

(ریڈیو فیجی سے مورخہ ۲۹؍اپریل ۱۹۷۹ء کو نشر کیا گیا۔)

(۲)

تجدید دین اور غلبہ اسلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت اسلام، قرآن کریم، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اور خدا تعالیٰ کی ذات و صفات، ملائکۃ اللہ، خدا تعالیٰ کے انبیاء، خدا کی کتابوں، تقدیر، حشر و نشر اور جنت و دوزخ کے بارے میں ایسے عقائد پائے جاتے تھے جس کے نتیجہ میں اسلام پر شدید اعتراضات کئے جاتے تھے اور اعتراضات کا صحیح جواب نہ ملنے کی صورت میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں اسلام کی سچائی و عظمت کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا ہو گئے تھے۔ اور ہزاروں مسلمانوں نے اسلام کو چھوڑ دیا تھا۔

غلط تصورات کی اصلاح

کہا جاتا تھا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے اور اسے جہاد کا نام دیا جاتا تھا حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے آکر فرمایا کہ اسلام کی اشاعت کے لئے نہ کبھی پہلے تلوار استعمال کی گئی اور نہ ہی آج اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لئے تلوار کی ضرورت ہے۔ اسلام کی اشاعت پہلے بھی دلیل و برہان، نرمی و اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور قوتِ قدسیہ سے ہوئی اور آج بھی ایسے ہی ہوگا۔

مذاہب کی دنیا میں بالعموم ایک دوسرے کے بزرگوں پر کیچڑ اچھالنے سے فسادات ہوتے تھے۔ آپؑ نے آکر قرآن مجید کی آیات وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ اور وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ۔ کی روشنی میں فرمایا کہ ہر زمانے میں اور ہر علاقے میں خدا تعالیٰ کے سچے نبی اور بزرگ ہدایت دینے کے لئے آتے رہے۔ اس قرآنی ہدایت کے مطابق آپ نے فرمایا کہ حضرت رام، حضرت کرشن، حضرت مہاتما بدھ، حضرت کنفیوشس اور حضرت زرتشت اور حضرت گورو بابا نانک رحمۃ اللہ علیہم بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے سچے اور پاک بزرگ تھے۔ قرآن کریم کی اس پیاری تعلیم کو پیش فرما کر حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے تمام اہلِ مذاہب کے باہمی فسادات کو دور فرما کر سب کو بھائی بھائی بنا دیا۔ خدا تعالیٰ کے متعلق سمجھا جاتا تھا کہ خدا تعالیٰ کی بعض صفات میں اب تعطّل (SUSPENSION) واقع ہو گیا ہے۔ گویا وہ کلیم خدا جو پہلے اپنے بندوں سے وحی و الہام سے کلام کرتا تھا اور نشانات و معجزات ظاہر فرما کر اپنی قادرانہ ہستی کا ثبوت دیتا تھا۔ ان صفات میں اب کمی واقع ہو گئی ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کی ذات و صفات ازلی و ابدی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی صفات میں تعطل (SUSPENSION) کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اور یہ بھی سمجھا جاتا تھا کہ مُردوں کو زندہ کرنے میں اور پرندوں کو پیدا کرنے میں خدا تعالیٰ کے ساتھ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام بھی شریک ہیں اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو تمام انبیاء پر حتیٰ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی جزوی فضیلتیں حاصل ہیں۔

خدا تعالیٰ کے پاک فرشتوں کے متعلق یہ سمجھ لیا گیا کہ وہ بھی خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں۔ ہاروت اور ماروت خدا تعالیٰ کے دو فرشتوں کو خدا کی نافرمانی کرنے پر بابل کے کنوئیں میں اوندھا لٹکا کر ہزاروں سال سے آج تک دھوئیں کی سزا دی جا رہی ہے اور کہا جاتا تھا کہ شیطان بھی پہلے فرشتہ تھا بلکہ فرشتوں کا سردار تھا۔ خدا کی نافرمانی سے اسے شیطان بنا دیا گیا۔

قرآن کریم کے متعلق سمجھا گیا تھا کہ اس کی بیسیوں بلکہ سینکڑوں آیات میں باہمی اختلاف پایا جاتا ہے اور اس اختلاف کے نتیجہ میں بیسیوں بلکہ سینکڑوں آیات کو منسوخ قرار دیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے تمام انبیاء کے متعلق روایات کی بناء پر طرح طرح کے الزامات اور عیوب ان کی طرف منسوب کئے جاتے تھے۔ حیاتِ آخرت، جنت و دوزخ، حور و غلمان، تقدیر اور حشر و نشر کے متعلق عجیب و غریب تصورات پائے جاتے تھے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے آکر ایسے خیالات و نظریات کی اصلاح فرمائی۔ اسلام کو نہایت غلط تصورات سے دور کر کے نہایت خوبصورتی سے پیش فرمایا۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے اسلام، قرآن کریم اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیوں اور کمالات کو نہایت احسن رنگ میں پیش فرما کر دینِ اسلام کو تمام مذاہب پر دلیل سے غالب کر کے از سر نو زندہ کر دیا۔ جس کا اقرار کرتے ہوئے شیخ الحدیث مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے "براہینِ احمدیہ" کی تصنیف پر تبصرہ کرتے ہوئے یہاں تک لکھا کہ:-

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی۔"

اور مزید لکھا کہ:-

"اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی ہے۔"

(رسالہ اشاعت السنّۃ جلد ۷ نمبر ۶-۱۱)

آپؑ کا نیا علم کلام

حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے اپنی ۷۴ سالہ زندگی میں اسلام کی صداقت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و افضلیت بھی ملفوظات و اشتہارات کے علاوہ اور کئی کتب تصنیف فرمائیں جو زیادہ تر اردو میں ہیں اور بعض عربی اور فارسی میں بھی۔ ان کتب میں آپ نے ایک نیا علم کلام پیش فرمایا ہے کہ تمام مذاہب کے مقابلہ میں اسلام زندہ مذہب ہے اور تمام مذہبی کتابوں کے مقابلہ میں قرآن کریم زندہ کتاب ہے اور تمام انبیاء کے مقابلہ میں خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی اور زندہ رسول ہیں۔

اور اس امر کے ثبوت میں آپ نے یہ موثر دلیل پیش فرمائی کہ ان کی سچی پیروی، اتباع اور برکت سے آج بھی ایک انسان کا اپنے خالق و مالک سے سچا تعلق پیدا ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی سچی محبت انسان کو حاصل ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ سے سچے تعلق اور محبت کے نتیجہ میں آج بھی انسان کو اسی طرح روحانی نعمتیں ملتی ہیں جس طرح حضرت آدم، نوح، ابراہیم، داؤد، مسیح علیہم السلام اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں روحانی نعمتیں ملا کرتی تھیں اور جس طرح اسلام میں بھی گذشتہ چودہ سو سال کے عرصہ میں ہر زمانے اور ہر علاقے میں پاکباز وجودوں کو روحانی نعمتیں ملتی رہیں اسی طرح آج بھی یہ روحانی نعمتیں ملتی ہیں جس کے ثبوت میں آپ نے فرمایا کہ اسلام، قرآن کریم اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی، اتباع اور برکت سے خدا تعالیٰ نے آج بھی آپ کو روحانی نعمتوں سے بکثرت نوازا ہے۔ آج بھی خدا تعالیٰ آپ سے بکثرت کلام کرتا ہے اور آج بھی اللہ تعالیٰ آپ کو وحی و الہام سے آئندہ زمانے کی خبریں بکثرت دیتا ہے اور آج بھی آپ کی دعائیں معجزانہ رنگ میں بکثرت قبول ہوتی ہیں اور آج بھی اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھ پر خارق عادت نشانات اور معجزات بکثرت ظاہر فرماتا ہے اور یہ تمام روحانی نعمتیں آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی و محبت و برکت سے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں جو اس بات کا روزِ روشن کی طرح واضح ثبوت ہیں کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے اور اسلام خدا تعالیٰ کا زندہ مذہب ہے اور قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی زندہ کتاب ہے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی اور زندہ رسول ہیں!!

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اسلام کی عظمت و صداقت کو ظاہر کرنے والے تازہ بتازہ الٰہی نشانات و معجزات کو پیش فرما کر اور قرآن کریم اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیوں اور کمالات کو احسن رنگ میں بیان فرما کر جہاں حجت و برہان سے اسلام کو غالب کر دکھایا وہاں آپ نے مسلمانوں میں ایک نیا ایمان پیدا فرما کر لاکھوں متدینین کی جماعت بھی قائم کر دی جس کے ذریعہ آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ہی امام اور ایک ہی خلیفہ کے ہاتھ پر جمع ہو کر دنیا بھر میں اشاعتِ اسلام اور عالمگیر روحانی انقلاب کے لئے عظیم خدمات سرانجام دی جا رہی ہیں اور وہ دن نزدیک ہے جبکہ حضرت مہدی علیہ السلام کی جماعت کے ذریعہ اسلام کی حسین اور پیاری تعلیمات کو پیش کر کے تمام دنیا کی اقوام کو محبت و پیار، دلیل و برہان، خدمتِ خلق، حسنِ اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے سید الانبیاء والمرسلین محمد مصطفیٰ نبیوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک جھنڈے تلے جمع کر کے ملتِ واحدہ بنا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت ـــ گوشۂ عافیت

(مکرم عبد الرؤف صاحب لودھی ۔ کوئٹہ)

اس سے تو کسی کو بھی انکار نہیں کہ آج پاکستان کے علاوہ باقی تمام عالم اسلام میں بھی دینِ اسلام سے بے حسی، دلوں اور ذہنوں میں بے چینی، مایوسی اور نفرت و تشدد کی جو فضا چھائی ہوئی ہے وہ محض احکام الٰہیہ اور سنتِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم سے رُوگردانی کا باعث ہے۔ حیرت ہے آج کا مسلمان اخوت و مساوات کا ڈھنڈورا تو بہت پیٹتا ہے اور اس کی اہمیت کو سمجھتا بھی خوب ہے، لیکن عمل میں لانے والے آج خال خال ہی نظر آتے ہیں۔ سوچنے والی بات ہے کہ کیا اب قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی یاد تازہ نہیں ہو سکتی۔؟ کیا آپس میں دست و گریباں ہونے کی بجائے آج کا مسلمان اخوت و مساوات کا حامل نہیں ہو سکتا؟ کیا اب ہماری وہ دھاک دیگر مذاہب یا اقوام پر کبھی نہیں بیٹھ پائے گی جو آج سے صدیوں قبل ہوا کرتی تھی؟ الغرض جدھر بھی نگاہ اٹھتی ہے اس امت کا عجیب ہی عالم نظر آتا ہے لیکن کمال تو یہ ہے کہ ہر انسان اپنے افعال کی ذمہ داری اپنے اوپر نہیں لیتا بلکہ ساری الابلا دوسروں کے سر تھوپتے چلا جا رہا ہے حالانکہ ارشادِ الٰہی ہے:۔

لیس للانسان الّا ما سعیٰ

یعنی ہر انسان کو اپنی ہی کوششوں اور اعمال کی بدولت نتیجہ ملا کرتا ہے۔ بالفاظ دیگر:۔ "جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے"۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا اس بے حسی، بدعملی، بے چینی، بے راہ روی وغیرہم کا کوئی علاج بھی ہے۔؟ جی ہاں ـــ کیوں نہیں! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ
حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

یعنی یہ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر کوئی قوم (جو افراد سے مل کر بنتی ہے) خود ہی اس قعرِ مذلت سے نکلنے کے لئے صحیح معنوں میں اپنی حالت بدلنے کا ارادہ کر لے اور عمل بھی کرے تو بے شک اللہ تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرے گا۔ اگر دل و جان سے دین کو دنیا پر مقدم سمجھ لے تو پھر دنیا خواہ کتنا ہی جتن کر لے کتنی ہی مخالفت اور مخاصمت سے کام لے اس قوم کی دینی اور دنیاوی برکتوں میں خلل نہیں آسکتا اور یقیناً اللہ تعالیٰ اس قوم کا حامی و ناصر رہتا ہے اب یہ تو ہو نہیں سکتا کہ میں خود تو اپنے لئے کچھ نہ کروں یا اپنے ہاتھ پاؤں توڑے بیٹھا رہوں لیکن دوسرے میرے لئے خون پسینہ ایک کیا کریں۔

ہاں البتہ ـــ یہ مقررہ ہے کہ سونا تبھی کندن بنا کرتا ہے جب وہ بھٹی میں سے گزر چکتا ہے۔ جو جماعتیں یا قومیں جدوجہد کرتی ہیں ان کی راہوں میں طرح طرح کے جو مصائب بھی پہاڑ بن کر آتے ہیں انہیں باہمت جماعتیں یا قومیں لوہے عزم کے ساتھ ہٹا دیا کرتی ہیں۔ لہٰذا اسی آیہ کریمہ سے واضح ہے کہ جب تک ہر انسان فرداً فرداً قومی اور جماعتی سطح پر دینِ فطرت کے احکام کی تعمیل نہیں کرے گا تب تک یہ رسوائیاں پیچھا نہیں چھوڑیں گی۔

ایک اور حتمی حکم ہے:۔

"وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا
الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ
منکم فان تنازعتم
فی شیئٍ فردوہ الی اللہ
والرسول"

اگر اس آیت کریمہ میں "اولی الامر منکم" سے مراد "وہ دنیاوی حکام جو تم میں سے ہی ہوں" لیا جائے تب بھی امتِ مسلمہ کو کوئی دقت پیش نہیں آسکتی کیونکہ وہاں ارشاد ربانی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول مقبول ؐ کی دو اطاعتیں تو لازمی ہیں ہی البتہ تیسری اطاعت کے معاملے میں آزادی ہے کہ اگر دنیاوی حاکم سے کوئی اختلاف ہو تو پھر اس معاملہ کو اللہ کی کتاب قرآن حکیم اور رسول مقبول ؐ کی احادیث و سنت متواترہ پر پرکھ لو۔ یعنی اس معاملہ کو حل کرنے کے لئے اللہ اور رسول ؐ کے احکام کے حوالے کر دو لیکن جب تم میں کوئی خلیفۂ وقت ہو یا کوئی دینی مصلح ہو تو اس کی اطاعت کرو۔ لازمی بات ہے کہ جو احکام الٰہی اور سنتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیل کا اہل نہیں ہوگا تو وہ دینی لحاظ سے اولی الامر کے زمرہ میں نہیں آسکتا۔ اور اس ضمن میں واضح ہے کہ اس دنیا میں جتنے بھی انبیاء، مجددؒ، خلفاء اور اولیائے کرام آئے سب نے قوموں کی مخالفت اور مخاصمت کا کسی نہ کسی رنگ میں دکھ ضرور اٹھایا۔ یعنی ان کی قوموں نے پہلے پہل انہیں رد کرنے کی کوششیں کیں لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں ان کا ضمیر، خمیر اور ذہن ایسا نہیں ہوا کرتا جیسا کہ عام افراد کا ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے بندگان عالی مراتب اپنے اوپر تفویض کردہ فرائض کو جوانمردی کے ساتھ پورا کر کے ہی اس دنیا سے رخصت ہوا کرتے ہیں۔

اسی طرح اس چودھویں صدی کے دور میں بھی ہمیں ایک زندہ مثال ملتی ہے کہ جونہی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعثت من جانب اللہ کا نعرہ بلند کیا تو مخالفتوں کا ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ طرح طرح کی مخاصمتوں کے جھکڑ چلنے لگے اور اسی دوران اسی مردِ پاکباز نے ہزاروں، لاکھوں پیشگوئیاں بھی کیں جو اس امتِ مسلمہ کے ساتھ آئندہ آنے والے واقعات سے متعلق تھیں۔ اور خدا کی شان کہ ہماری آنکھیں دیکھ رہی ہیں کہ وہ باری باری پوری ہوتی جا رہی ہیں۔ جن کی آنکھیں ہیں وہ صاف دیکھ رہے ہیں، جن کے کان ہیں وہ خوب سن رہے ہیں، جن کے سینوں میں دل ہیں وہ اچھی طرح محسوس کر رہے ہیں اور جن کے ذہنوں پر مہریں نہیں لگیں، وہ بار بار پرکھ رہے ہیں کہ اس افراتفری، جھوٹ مکاری، بے چینی اور بد اعمالی کے دور میں بھی ایک سلسلہ ایسا ہے جسے من حیث الجماعت احکام خداوندی پر تن من دھن سے عمل کرنے والا کہا جا سکتا ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ اس دور میں دنیا کے کسی تختے پر کوئی ایک بھی گوشۂ عافیت نظر نہیں آرہا ماسوائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جو اس بشارتِ الٰہیہ کی من و عن مثال پیش کرتا ہے کہ:۔

"اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور صالح عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن حالت پیدا کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے، وہ نافرمانوں میں قرار دیئے جائیں گے۔" (سورۃ النور)

القصہ مختصر ـــ جب تک اس امت مسلمہ میں بکثرت دل سے عبادت کرنے والے، اللہ اور رسولِ مقبول ؐ کے احکام کی مکمل پیروی کرنے والے پیدا نہیں ہوں گے تب تک خلافت کا گوشۂ عافیت بھی نہیں مل سکتا اور ظاہر ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں خلافت کا واضح قیام ہے اور اس کے تحت دین کو دنیا پر ہر رنگ میں مقدم ثابت بھی کیا جا رہا ہے تو پھر ہم کیوں نہ اللہ تعالیٰ کے حضور حمد و ثنا کریں اور جنہیں اس گوشۂ عافیت پر کوئی شبہ بھی ہے تو وہ کیوں نہ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر پوچھیں ـــ کہ الٰہی یہ سلسلہ برحق ہے تو ہمیں بھی شامل ہونے کی توفیق فرما۔ آمین ـــ

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ کا آنکھ کا آپریشن ہوا ہے جو بفضل اللہ تعالیٰ کامیاب ہوا ہے۔ مکمل صحت یابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

نیز میری بچی نسیم کوئٹہ میں بیمار ہے اس کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

شیخ نذیر احمد فیق
بلال اسٹیٹس ۔ ربوہ

یومِ خلافت کی تقریب پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف مقامات پر جلسوں کا انعقاد

جڑانوالہ

۲۵ مئی کو بعد نماز جمعہ زیر صدارت جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ جڑانوالہ جلسہ یوم خلافت کا انعقاد عمل میں آیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم محمد اشرف خان صاحب ممتاز اہمیت و ضرورت خلافت کے موضوع پر اور خاکسار نے "برکات خلافت" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ آخر میں مکرم صدر جلسہ نے اختتامی تقریر فرمائی اور جلسہ اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

(نصیر احمد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ جڑانوالہ)

فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ

۲۷ مئی کو یوم خلافت کی تقریب کے موقع پر ایک جلسہ خاکسار کی صدارت میں بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ فیروز والہ میں منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب اور مکرم چوہدری محمد نواز صاحب نے علی الترتیب "اہمیت و برکاتِ خلافت" اور "خلافت احمدیہ کے متعلق میرے ذاتی مشاہدات" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے "خلافت احمدیہ کی تاریخ" پر ایک مختصر تقریر کی اس کے بعد اجتماعی دعاؤں کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(فضل احمد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ)

لجنہ اماء اللہ بھیرہ

۲۷ مئی کو جماعت کی طرف سے منعقدہ جلسہ میں مستورات نے شرکت کی۔ دوسرے دن یعنی ۲۸ مئی کو مستورات کا ایک الگ جلسہ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھیرہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآنِ کریم اور نظم خوانی کے بعد محترمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ۔ محترمہ حفیظۃ الحسن صاحبہ پراچہ اور عاجزہ نے علی الترتیب "خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات" اور "خلیفہ رسول کا ظل ہوتا ہے اور وہ خدا ہی بناتا ہے"، اور "خلافت کی عظیم نعمت سے متمتع ہونے کا طریق" کے مواضیع پر تقاریر کیں محترمہ امۃ الرحمان صاحبہ اور محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ نے دورانِ جلسہ ترنم سے بعض اشعار سنائے۔ جلسہ اجتماعی دعا کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ مقامی خواتین کی ایک اکثریت نے اس مبارک تقریب میں شرکت فرمائی۔

(رضیہ احسن پراچہ۔ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بھیرہ)

چک نمبر ۵۶/۴-آر ضلع بہاولنگر

۲۷ مئی کو بعد نماز عصر چک ۵۶/۴-آر ضلع بہاولنگر میں "یوم خلافت" کی تقریب زیر صدارت جناب صدر صاحب جماعت احمدیہ مقامی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم نذیر احمد صاحب۔ خادم قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر نے خلافت کی برکات پر حاضرین سے خطاب فرمایا اس کے بعد خاکسار نے "خلیفہ خدا بناتا ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم محمد احمد صاحب ملہی اور مکرم مشتاق احمد صاحب باجوہ نے علی الترتیب "خلافت کی اہمیت" اور "خلافت کا بابرکت نظام" پر تقاریر کیں آخر میں صدر اجلاس نے خلافت ثالثہ کی چند تحاریک بیان کیں اور ان پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔ جلسہ اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا

(ناصر احمد ملہی شاہد مربی سلسلہ احمدیہ)

(ہارون آباد)

چک نمبر ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر

۲۷ مئی کو بعد نماز عشاء "یوم خلافت" کی تقریب پر چک نمبر ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر میں زیر صدارت محترم نذیر احمد صاحب خادم قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم نصرت اللہ صاحب ناصر قائد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی خاکسار ناصر احمد ملہی مربی سلسلہ احمدیہ مکرم غلام محمد صاحب حق معلم وقفِ جدید نے علی الترتیب "خلافت کی اہمیت" "خلافت کی برکات" اور "خلیفہ کی اطاعت اور اپنے بعض ایمان افروز واقعات" کے مواضیع پر تقاریر کیں صدر اجلاس نے "خلافت احمدیہ کا پس منظر" بیان کیا اور "قدرت ثانیہ" کی وضاحت فرمائی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ آندھی اور بارش کے باوجود جماعت کے مردوں۔ عورتوں اور بچوں نے بڑی تعداد میں جلسہ میں شمولیت کی بعض غیر از جماعت احباب بھی اس تقریب میں شامل ہوئے

(ناصر احمد ملہی مربی سلسلہ احمدیہ)

شوگر ملز منڈی بہاء الدین

۲۷ مئی کو بعد نماز مغرب زیر صدارت سید محمد احمد صاحب جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مکرم محمد علی صاحب بھروانہ مربی سلسلہ احمدیہ اور خاکسار نے (بدر عالم) نے علی الترتیب مندرجہ ذیل مواضیع پر تقاریر کیں

★ خلافت کا بابرکت نظام
★ خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ
★ خلافت کی برکات

جلسہ اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا جو صدر اجلاس محترم سید محمد احمد صاحب نے کرائی۔ جلسہ میں مستورات کے لیے پردہ کا انتظام کیا گیا تھا اور وہ بڑی تعداد میں شامل ہوئیں۔

(بدر عالم) سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

درخواست دعا

میری بڑی بھاوجہ صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالرحیم صاحب۔ آف کویت کا پتہ کا اپریشن ۲۹ مئی کو بہاولپور کے وکٹوریہ ہسپتال میں ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے اپریشن کامیاب رہا ہے احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم اپریشن کے بعد بد اثرات سے محفوظ رکھے، صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور خیریت سے واپس ربوہ لائے۔

(عبدالمجید ناصر ولد ماسٹر محمد مولاداد صاحب)
(دارالیمن شرقی ربوہ)

زمیندارہ مجالس انصار اللہ

زمیندارہ احباب کے لیے فصل ربیع کا گھروں میں پہنچنا اللہ تعالیٰ مبارک کرے آپ اپنا سارے سال کا چندہ انصار اللہ اسی فصل پر ادا کیا کرتے ہیں اس سال بھی آپ کے ذمہ جس قدر انصار اللہ کے چندے (مجلس، سالانہ اجتماع، و اشاعت) واجب ہیں ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں

(قائد مالی انصار اللہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع خدام و اطفال

کیلئے

۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ جملہ مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اُذکُرُوا موتٰکم بالخَیر

محترمہ رابعہ بیگم صاحبہ بنت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم مرزا نذیر حسین صاحب لاہور)

میری حقیقی ہمشیرہ رابعہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ (اہلیہ میاں عبدالرحمان صاحبؓ) ۲۸ اپریل ۱۹۷۹ء کی شام بقضائے الٰہی لاہور میں وفات پاگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں اس لئے جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ ۳ جنوری ۱۸۹۷ء کو لاہور میں پیدا ہوئیں اور ۸۲ سال ۳ ماہ اور پچیس دن عمر پائی۔ ۶۸ سی ماڈل ٹاؤن لاہور میں وفات پائی اور ربوہ میں دفن کی گئیں۔ رابعہ بیگم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی ہم عمر تھیں اور بچپن سے ہی ان کے ساتھ مل کر کھیلا کرتی تھیں والد بزرگوار حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ رضی اللہ عنہ جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس بار بار جانے کا اکثر موقع ملتا رہا، اور وہ اپنے اہل و عیال کو بھی کم از کم سال میں تین چار دفعہ قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں رکھنے کا موقع حاصل کر لیا کرتے تھے۔ رابعہ بیگم کو بچپن سے ہی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سے بہت محبت تھی اس لئے جب بھی وہ آپس میں ملتیں تو اکٹھی کھیلتی رہتی تھیں اور اسی طرح ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت سے مستفیض ہونے کا کافی موقع ملتا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کی تعمیل بھی وہ پوری پابندی سے کیا کرتی تھیں۔ حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا کو بھی بہت پیاری تھیں۔ رابعہ بیگم کا یہ بھی دستور تھا کہ جب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اہل و عیال سمیت لاہور آتے تو یہ فوراً حضور کے پاس پہنچ جاتیں اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا بھی ان کو دیکھ کر فوراً کھیل میں شامل کر لیتیں۔ اگست، ستمبر ۱۹۰۷ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پندرہ دن کے لئے لاہور رونق افروز رہے تو نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا نے رابعہ بیگم کے ساتھ مل کر ٹرائی سکل پر ہمارے احاطہ میں ریس لگایا کرتیں۔ ایک دفعہ ریس لگا رہی تھیں کہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا سائیکل سے گرنے لگیں تو رابعہ بیگم نے فوراً اپنی سائیکل چھوڑ کر نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کو گرتے گرتے اپنی گود میں لے لیا۔ اس کے بعد جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس آئیں تو حضور نے رابعہ کو بلا کر پیار کیا اور نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو فرمایا کہ آئندہ تم اکیلی سائیکل پر دوڑ نہ لگانا۔ رابعہ ساتھ ہو تو پھر دوڑ لگا لیا کرنا۔ اسی طرح انہی ایام میں ایک دفعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے جہانگیر کا مقبرہ دیکھنے کے لئے حضرت میاں عبدالعزیز صاحب مغل (جو حضرت میاں چراغ دین صاحب کے دوسرے لڑکے تھے اور ۳۱۳ صحابہ کبار میں شامل تھے) کے ساتھ جانے کی تجویز کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس اجازت لینے کے لئے آئے تو حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا رابعہ بیگم رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس آگئیں اور آپ سے مقبرہ جہانگیر دیکھنے کی اجازت حاصل کرنی چاہی تو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رابعہ بیگم کو پاس بلا کر پوچھا کہ تم نے تو مقبرہ جہانگیر بادشاہ کا دیکھا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہاں حضور دیکھا ہوا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ دوبارہ دیکھنے کی ضرورت تو نہیں تو رابعہ نے جواب دیا کہ نہیں تو حضور نے نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ رابعہ تمہاری بہن تو جانا نہیں چاہتی اس لئے تم تو اس کے ساتھ کھیلتی رہو۔ پھر صاحبزادگان کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر جہانگیر کا مقبرہ دیکھنے جاؤ تو قبر والے حصے کے اندر نہیں جانا وغیرہ۔ پھر مغل صاحب کو بلا کر کہا کہ ان بچوں کو اپنے ساتھ رکھنا اور مقبرہ میں بادشاہ کی قبر کے حصے میں نہ جانا۔ وغیرہ۔

رابعہ بیگم کی شادی ۱۹۱۵ء میں میاں چراغ دین صاحب نے اپنی لڑکی فاطمہ بیگم کے لڑکے عبدالرحمٰن صاحب سے کر دی۔ خلاصہ کلام یہ کہ حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا کو رابعہ بیگم کے ساتھ آخر دم تک محبت رہی۔ رابعہ بیگم بھی نواب مبارکہ بیگم کی شادی کے بعد حضرت اُمّ المومنین کے لئے ہر سال سردیوں میں سردیوں والے کپڑے اور گرمیوں میں گرمی والے کپڑے بنا کر دیا کرتی تھیں جن کو آپ بہت پسند فرماتی تھیں۔ حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا بعض اوقات بعض چیزوں کے لئے فرمائش بھی کر دیا کرتی تھیں جو رابعہ بیگم بڑی خوشی سے قبول کرتیں اور بہتر سے بہتر فرمائش والی چیز لے کر آپ کے پاس حاضر ہوتیں۔ آپس میں محبت کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ ربوہ میں حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا بہت بیمار تھیں اور ڈاکٹروں نے کسی سے ان کا ملنا بند کیا ہوا تھا۔ رابعہ بیگم لاہور سے آئیں۔ مکان پر پہنچیں تو خواتین پہرہ داروں نے روک دیا۔ رابعہ بیگم نے وہاں سے ہی زور سے آواز دی تو اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا نے حکم دیا کہ یہ میری لڑکی ہے اس کو آنے دو۔

خلاصہ کلام یہ کہ ہمشیرہ رابعہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا دیندار، پابندِ احکام اسلام تھیں۔ نہایت درجہ غریب پرور، بہت سخی، غریبوں اور محتاجوں اور بے بسوں کی کماحقہٗ امداد کرنے والی، غریب اور بیوہ عورتیں ان کو رابعہ بصری کہا کرتی تھیں۔ ان کی وفات پر ماڈل ٹاؤن کی غریب اور بیوہ عورتیں جو وہاں آئیں، وہ رو رو کر کہتی تھیں کہ یہ تو ہماری ماں تھی۔ ہماری تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتیں اور جہاں تک بس ہوتا غریب کی مدد کرنے میں کوتاہی نہ کرتیں۔ مرحومہ نے اپنے بعد پانچ لڑکے اور ایک لڑکی یادگار چھوڑی ہے۔ یہ سب کے سب فارغ البال اور کثیر العیال ہیں۔ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں کثیر تعداد میں ہیں اور سب احمدی اور سلسلہ کے شیدائی ہیں اکثر پاکستان سے باہر انگلستان اور امریکہ میں ہیں اور محنت والی روزی کماتے اور چندے دیتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ خدا اپنے فضل سے میری حقیقی ہمشیرہ رابعہ بیگم صاحبہ کو بلند درجات عطا فرمائے اور جس طرح وہ دنیا میں اس کے مسیحؑ اور اس کی اولاد کے ساتھ قریبی تعلق رکھتی تھیں، ان کو وہاں بھی ان کے پاس ہی جگہ دے اور خدا کی رضا بھی اس کو نصیب ہو۔ آمین۔

پتہ درکار ہے۔

۱۔ مکرم علی محمد صاحب وصیت نمبر ۹۵۴۰ ولد امام الدین صاحب نے اکتوبر ۱۹۴۳ء میں کوٹلہ گوجراں ضلع گورداسپور سے وصیت کی تھی۔ اب ان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر موصی صاحب خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرماویں کیونکہ ان کی وصیت کے بارہ میں ان سے خط و کتابت کرنی ہے

۲۔ مکرم فضل دین صاحب ولد محمد حیات صاحب نے مئی ۱۹۴۶ء میں ٹھگن کوٹ ریاست پونچھ سے وصیت کی تھی۔ اب ان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر موصی یہ اعلان خود پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرماویں کیونکہ وصیت کے بارہ میں ان سے خط و کتابت کرنی ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ ضلع جھنگ)

درخواستِ دعا

خاکسار کے خالو جان محترم محمد شریف صاحب فیکٹری ایریا ربوہ طویل عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ شوگر بہت ہے جس کی وجہ سے انتہائی کمزوری ہو جاتی ہے۔ لمبی اور پیچیدہ بیماری کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (منور احمد شاہد۔ ربوہ)

سالانہ اجتماع خدام و اطفال مورخہ ۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء ربوہ میں منعقد ہوگا۔
جملہ مجالسِ اطفال و خدام کی نمائندگی ضروری ہے۔ (معتمد مجلس مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۰۸۹ :۔

میں امۃ الحفیظ زوجہ چوہدری الطاف احمد صاحب قوم جاٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ برس بیعت پیدائشی ساکن بہادر شاہ ظفر روڈ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{79}$-۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی ۱۰$\frac{1}{2}$ تولہ قیمت -/۱۰،۷۵۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔۔۔ روپے ماہوار آمد بصورت ۔۔۔ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصّہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ امۃ الحفیظ زوجہ چوہدری الطاف احمد صاحب۔

گواہ شد۔ چوہدری الطاف احمد (خاوند موصیہ) ولد چوہدری محمد نذیر صاحب ۷/۸ بہادر شاہ ظفر روڈ کراچی۔

گواہ شد محمد طفیل ولد محمد مالک (والد موصیہ) پیپلز کالونی $\frac{1353}{B}$ فیصل آباد

مسل نمبر ۲۴۰۹۰

میں نذیر احمد سندھی ولد بابا کرم الٰہی صاحب قوم گوجر پیشہ زراعت عمر ۶۶ سال بیعت ۱۹۳۸ء ساکن رلیو کے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{79}$-۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :۔

۱۔ مکان کچا بر قبہ تقریباً ۷ مرلہ مالیتی چار ہزار روپے۔
۲۔ زرعی زمین ۳ کنال ۵ مرلہ مالیتی پانچ ہزار روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۸۰ روپے ماہوار آمد بصورت کاشتکار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصّہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد نذیر احمد سندھی۔ رلیو کے (سیالکوٹ)

گواہ شد غلام رسول ولد حاجی غلام قادر صدر جماعت احمدیہ رلیو کے، وصیت نمبر ۱۳۱۳۷۔

گواہ شد محمد اقبال ولد چوہدری برکت علی صاحب سیکرٹری مال رلیو کے۔

مسل نمبر ۲۴۰۹۱

میں غلام بی بی زوجہ چوہدری غلام نبی صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ زمینداری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۲۱ء ساکن موسے والا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{79}$-۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :۔

۱۔ ایک کمرہ بیٹھک کچی مالیت ۲۹۶۴ روپے۔
۲۔ حق مہر وصول پا چکی ہوں -/۳۲ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ غلام بی بی زوجہ چوہدری غلام نبی موسے والا۔

گواہ شد سیّد محمد احمد صدر جماعت احمدیہ موسے والا تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد عبد الرحمٰن سیکرٹری مال موسے والا۔

مسل نمبر ۲۴۰۹۲

میں خوشی محمد ولد خواجہ احمد صاحب قوم جٹ چدھڑ پیشہ کاشتکاری عمر ۸۰ سال بیعت پیدائشی ساکن کوٹ ککے شاہ ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{10}{76}$-۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :۔

۱۔ زرعی اراضی پندرہ ایکڑ (پانچ ایکڑ قابل کاشت) موضع کوٹ ککے شاہ مالیت -/۲۵۰۰۰ روپے
۲۔ ایک مکان پختہ رقبہ ۵ مرلہ مالیتی -/۵۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۶۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زمین ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد خوشی محمد۔

گواہ شد چوہدری محمد حسین ولد چوہدری حافظ شاہ محمد صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ۔

گواہ شد رفاقت احمد ولد چوہدری منور احمد صاحب خانوالی ضلع گجرات۔

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

درخواستِ دعا

۱۔ عزیزم ملک عبد الخالق صاحب کے نوجوان فرزند عزیزم منصور احمد صاحب موٹر سائیکل سے گرنے کے باعث بیمار ہیں۔ سر میں چوٹ آنے کی وجہ سے دورے پڑ جاتے ہیں اور مرگی کے مریض کی طرح بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ علاج جاری ہے احباب کرام عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

۲۔ خاکسار کی بہو ہمشیرہ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ) ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اب خدا کے فضل سے کچھ آرام ہے صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب سے درخواستِ دعا ہے۔

محمد ابراہیم شاد
چہور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عشرہ وصولی چندہ وقفِ جدید:۔

دفتر ناصرات و اطفال

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"مجھے یقین ہے کہ ہمارے وہ بچے جن کی عمر پندرہ سال سے کم ہے ان کی تعداد کم از کم پچاس ہزار ہوگی۔ اگر پچاس ہزار بچے الگ الگ پوری شرح سے چندہ ادا کر دیں تو ان کا چندہ -/۶ روپے سالانہ کے حساب سے تین لاکھ روپے بن جاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ نومبر ۱۹۶۶ء)

وقفِ جدید کے مالی جہاد میں ناصرات و اطفال کی شمولیت ان کی دینی تربیت کے نقطۂ نگاہ سے بے حد مفید اور نہایت ضروری ہے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے ناصرات و اطفال کی تعداد بلاشک ایک لاکھ سے بھی متجاوز ہوگی اور شرح چندہ بھی -/۱۲ روپے ہے۔

اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

توقع ہے کہ لجنات کی تنظیم اور مجالسِ خدام الاحمدیہ مسلسل کوشش جاری رکھیں گے کہ جماعت کا کوئی طفل یا ناصرہ وقفِ جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے کے ثواب سے محروم نہ رہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں جن کے لئے کارکنان کی فوری ضرورت ہے۔ کئی بار پہلے بھی اعلان کروایا جا چکا ہے مگر بہت افسوس ہے کہ احبابِ جماعت سلسلہ کے اس مرکزی ہسپتال کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ امید ہے اب دوست توجہ کریں گے اور درخواستیں بھجوائیں گے۔

۱۔ آسامی لیڈی ڈاکٹر ایک گریڈ 500-50/1000 N.P.A 150/-
50/1250
Technical allowence 50/-
کرایہ مکان 25/-

۲۔ آسامی اے۔ ایم۔ او ڈاکٹر ایک ایضاً

۳۔ آسامی انستھیٹسٹ Anaesthetist ایک ایضاً

۴۔ میل نرس کوالیفائیڈ تین آسامیاں۔ گریڈ 200-12-260/15 335/15-425

۵۔ سٹاف نرس اپریشن روم ٹرینڈ ایک آسامی ایضاً

ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر
فضل عمر ہسپتال ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترم چوہدری افضل علی صاحب سی ایریا لیاقت آباد کراچی ۱۹ قریباً ایک ماہ سے بہت زیادہ بیمار ہیں۔ ابھی تک بیماری کی صحیح تشخیص نہیں ہو سکی۔ احبابِ جماعت

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

اس قدر دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں شرفِ قبولیت سے نواز کر تمام بنی نوعِ انسان کے لئے سُکھ کے سامان پیدا کر دے اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ پیار کرنے لگیں۔

خطبہ کے آغاز میں حضور نے گرمی کی شدت کا ذکر کرتے ہوئے موسم میں بتدریج تبدیلی اور اس کے بتدریج شدت اختیار کرنے اور خود اس کے مطابق انسانی جسموں میں اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ سینکڑوں نظاموں میں رونما ہونے والی تبدیلیوں اور ان میں باہم مطابقت پیدا ہونے سے متعلق اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرتوں کے غیر محدود جلووں اور ان کے نتیجہ میں بنی نوعِ انسان کو حاصل ہونے والے فوائد پر بہت بصیرت افروز انداز میں روشنی ڈالی۔

کامیاب طلباء و طالبات کی خدمت میں مبارکباد

اللہ تعالیٰ نے جن طلباء اور طالبات کو مڈل کے امتحان میں کامیاب فرمایا ہے ان کی خدمت میں وکالتِ مال تحریک جدید کی طرف سے مبارکباد عرض ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی اس کامیابی کو آپ کے لئے دین و دنیا کی ترقیات کا پیش خیمہ بنا دے۔ آمین

ایسے موقعہ پر سیدنا حضرت فضلِ عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق:۔

تعمیر مساجد کے صدقہ جاریہ میں کچھ نہ کچھ مسجد فنڈ بطور شکرانہ تحریک جدید کو ادا کرنا ضروری ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

رہ سے صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (برکت اللہ محلہ دارالیمن ربوہ)

۲۔ خاکسار کے والد محترم جناب مرزا مبارک احمد صاحب ابن جناب مرزا محمود بیگ صاحب کو ۲۰ مئی کی شام اچانک ہارٹ اٹیک ہوگیا۔ آجکل آپ مقامی ایل۔ ایم سی۔ ایچ میں داخل ہیں۔ تمام احمدی بھائیوں سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا منظفر احمد F/1151 گاڑی کھاتہ حیدرآباد)

۳۔ میرا چھوٹا بھائی مبشر احمد جرمنی میں مقیم ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ میاں اسے اپنی حفاظت میں رکھے آمین۔ (نصرت جہاں بنت ڈاکٹر محمد اشرف صاحب چاکانوالی ضلع گجرات)

⊙ وی سی آر ⊙ ٹیلیویژن ⊙ ٹیپ ریکارڈ ⊙ ٹرانسسٹر
⊙ چینجر اور الیکٹرک ریڈیو کی معیاری مرمت کے سپیشلسٹ
ڈان — محلہ دارالبرکات ربوہ

ضروری اعلان

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل دیالگڑھی صاحب توسیع اشاعت ریویو آف ریلیجنز کے لئے مورخہ ۹ جون تا ۱۶ جون لاہور کا دورہ کر رہے ہیں۔ احبابِ جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

مینیجنگ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز
ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا خادم ادارہ
علی اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز فون ۶۶۴
کالج روڈ چوک اقصیٰ روڈ ربوہ